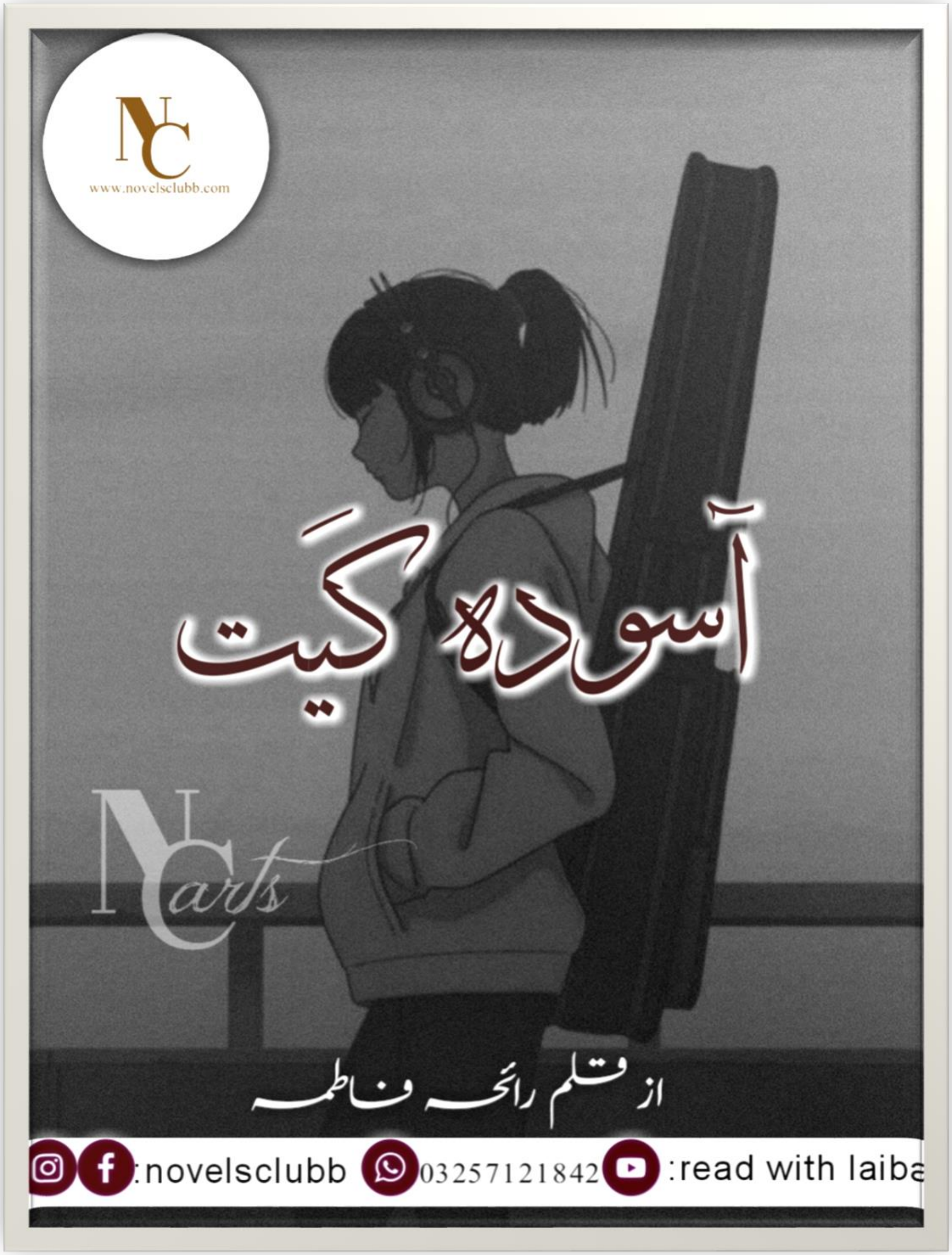
www.novelsclubb.com
آسودہ گیت
از قلم رائحہ فاطمہ
:novelsclubb
03257121842
:read with laiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

آسودہ گیت

از قلم

رائحہ فاطمہ

www.novelsclubb.com

حال:

کمرے میں اندھیرے کا بسیرا تھا۔کوئی بھی شے نمایاں نہ تھی۔بس ایک کونے میں کھڑکی کا ایک پٹ کھلا تھا جو نیچے فرش تک آتا تھا۔اس سے چاند کی روشنی اندر داخل ہو رہی تھی۔یہ مدھم سی قمر کی رعنائی ہی اسے واضح کرنے کے لئے کافی تھی۔ بارش اپنی آب وتاب سے جاری تھی۔زمین پر جہان سے بے پرواہ بیٹھی وہ اک آزردہ گیت گنگناتے ہوئے گٹار پر مدھم سی دھن بجا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زمانوں کی اذیت کے بعد اس جہاں کو کھو کر وہی اس کا جہاں تھا اور اس کی دسترس میں تھا۔"

ماضی:

کالے رنگ کا پلازو اور شرٹ زیب تن کئے، سیاہ بال جو کندھے تک آتے تھے اسے بے حد دلکش بنا رہے تھے۔ہاتھ میں گٹار لئے نورے آڈیٹوریم سے نکل رہی تھی کہ اتنے میں تین لڑکیاں اس کے پاس آئیں۔

www.novelsclubb.com

"یار ہم کب سے تمہیں ڈھونڈ رہے تھے۔آو کچھ کھا لیتے ہیں کیفے سے۔"

عینا نے نورے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

اس پر اریشہ اور نیہا نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

"ہاں گرلز چلو مجھے بھی کچھ کھانے کی طلب ہو رہی ہے"

نورے نے کچھ پر جوش سے انداز میں ان سے کہا اور اتنے میں ان چاروں نے کیفے کا رخ کیا۔

www.novelsclubb.com

بھورے رنگ کے دو صوفے آمنے سامنے پڑے تھے اور درمیان میں لکڑی کا میز تھا۔ وہ چاروں اس وقت یہاں پر بیٹھی تھیں۔ نورے اور عینا ایک صوفے پر جبکہ دوسری جانب اریشہ اور نیہا بیٹھی تھیں۔

نورے نے نشست سنبھالتے ہی اپنا بیگ سامنے میز پر رکھا اور گٹار اپنے اور عینا کے درمیان والی خالی جگہ پر رکھ دیا۔

عینا جو اریشہ سے کسی بات میں مصروف تھی نورے کو دیکھ کر اس کا گٹار اٹھاتے ہوئے بولی:

"یار! کبھی تو اس کو سائڈ پر رکھ دیا کرو آکسیجن پیک کی طرح ساتھ لئے پھرتی ہو۔"

"Give it back to me, I don't want to create any mess here."

(یہ مجھے واپس کر دو، میں یہاں کوئی گڑبڑ نہیں کرنا چاہتی۔)

نورے نے دھیمے لہجے میں تنبیہ کی۔

اریشہ نے ایک نظر سامنے بیٹھی عینا اور نیہا کو دیکھا جو اسے گٹار واپس کرنے کی نصیحت کر رہی تھیں اور نورے کی طرف رخ کر کے بولی:

www.novelsclubb.com

"I will never return it to you. Yes, I can return it in one case. You have to choose the guitar and one of us ."

(میں تو یہ ہرگز واپس نہیں کرنے لگی۔ہاں ایک صورت میں یہ جائز ہے کہ تمہیں گٹار اور ہم میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے آج۔)

نگاہیں اٹھا کر نورے نے اریشہ کو دیکھا،اک تلخ مسکراہٹ چہرے پر نمودار ہوئی اور بولی:

"آہ!دل کے قبرستان میں آج ایک اور قبر بن گئی۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنا گٹار جھپٹا اور بیگ اٹھا کر فاتحانہ چال چلتی دل کے تہہ خانے میں ایک اور دوستی کو دفن کرتی نکل آئی۔

افق کے ڈھلتے ہی اس کا دل اک عجب سی کیفیت کی وادی میں سرشار ہونے لگا۔اندھیرا بڑھتا گیا مگر یہی اندھیرا اسے کہیں سکنیت دے رہا تھا کیونکہ اس کی ان سرمئی نگاہوں کو اندھیرے کی عادت ہو گئی تھی۔اپنی اس تنہائی کی وادی میں اس نے ایک ساتھی ڈھونڈ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔گٹار۔چاندنی کے عروج پر آتے ہی وہ اپنی کل کائنات لیے چاند کے پہلو میں بیٹھ کر گٹار کی تاروں پر اپنی انگلی کے پوروں کو چلانے لگی۔آنکھیں بند کئے، گہرا سانس لیتے گٹار کا لمس اس کی دل کی طمانیت کا باعث تھا۔وہ گیت جو آیام کی تلخیوں کا مداوا کر رہا تھا، اسے فرحت بخشنے لگا۔اس تنہائی کی وادی میں اس کا یہ ساتھی تو دہائیوں سے اس کے ساتھ تھا۔

کہ جب والدین کا دل دنیا کی رنگینیوں میں مدہوش ہو جائے تو اولاد کو اپنا دل کہیں اور لگانا پڑتا ہے۔کچھ بشر دوستی کے رشتے میں بھی آزردہ ہوتے ہیں کہ دل کی داستانیں دل تک ہی محدود رہ جاتی ہیں۔

ہر ایک ادھورے دل اور پیار کی لا متناہی خواہش رکھنے والے طفل موتی کی طرح اس نے بھی اپنے قلب کا قرار گٹار میں ڈھونڈ لیا۔

اک حواری جو دل کی ادھوری کہانیوں کو خود میں جزب کر لے۔اپنے آسودہ گیت سے مرہم رکھ کر یہ کہانیاں دنیا کی نگاہ سے چھپا لے۔

زندگی کی ایک تلخ حقیقت کہ ہم تاحیات چاہت کے متلاشی اور طلب گار رہتے ہیں۔ایک غلط تعصب کہ وقت مرہم رکھ دیتا ہے مگر وقت مرہم نہیں رکھتا بلکہ ہمیں ان چاہی عادت ہو جاتی ہے۔دل کٹھور ہو جاتا ہے۔ مگر پھر کایا پلٹتی ہے اور ہر وہ ذی روح جس کی چاہت کی ہم نے کبھی تمنا کی تھی وہ لوٹ آتے ہیں ایک غلط نظریے کے ساتھ کہ یم آج بھی دہلیز پر پلکیں بچھائے محض ان کے ہی منتظر ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

والدین دنیا کی رنگینیوں میں چاہے جتنے بھی مدہوش کیوں نہ ہو جائیں، عمر کے ایک حصے میں صرف اولاد کے طلب گار ہوتے ہیں مگر اولاد کو اپنی زندگی میں ان کی عدم دستیابی کی عادت ہو چکی ہوتی ہے۔نورے کے والدین بھی لوٹ چکے تھے مگر دل اب سنبھل چکا تھا۔

روز کی طرح چاندنی کے آنچل میں بیٹھی وہ گٹار کی تاروں کو اپنے پوروں سے محسوس کر رہی تھی۔ایک فرحت تھی جو یہ لمس اسے بخش رہا تھا۔دنیا مافیا سے بے خبر وہ اپنی دھن میں مگن تھی کہ پیچھے سے ایک زنانہ آواز نمودار ہوئی:

"میں نے تمہیں پارٹی کے ٹائم کا بتایا تھا، تم آئی کیوں نہیں؟؟"

آنکھیں کھولتے ہوئے نورے نے ایک سرد آہ بھری اور بولی:

"مجھے اپنے قلب سے اجازت درکار تھی جو کہ نہیں ملی۔"

www.novelsclubb.com

ایک غصیلی آواز پھر نمودار ہوئی:

"تو کیا تمہارے لئے والدین سے زیادہ اپنے قلب کی اجازت اور یہ معمولی ساگٹار ضروری ہے؟؟"

نورے نے پیچھے کی جانب گردن موڑ کر اپنی ماں کو دیکھا اور بولی:

"وہ دور تھا ایک کہ نورے کو اس جہان کی طلب تھی مگر نورے کا شمار کسی کی داستان میں نہ تھا۔ پھر نورے نے اپنی دنیا اپنے قلب اور اس گٹار میں بسائی اور اپنی داستان از خود قلم بند کی۔"

اب کی بار ضبط سے لبریز آواز نمودار ہوئی:

"ہم یا یہ تمہارا یہ گٹار؟؟"

نورے نے حیران کن انداز میں ماں کا چہرہ دیکھا مگر پھر لمحہ لگا، ایک تلخ آزردہ مسکراہٹ چہرے پر نمودار ہوئی اور بولی:

"آہ دل کے قبرستان میں موجود آپ کے لوہ مزار پر آج پھر پھولوں کی بدھی ڈال دی۔"

محض چند ثانیے لگے اور ایک مزید کہانی ختم ہوگئی، ایک اور رشتے کی مالا ٹوٹ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زندگی کی ایک عجب داستان محبت ہے۔زندگی کی کہانی کے کسی نہ کسی باب پر صفحہ محبت ضرور کھلتا ہے۔

نورے کا بھی آغاز باب ہو چکا تھا،داستان محبت رقم ہونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک رفیق جس سے عمر بھی کی رفاقت درکار تھی۔دل کے کنول میں ایک امید کا چراغ روشن ہوا، صحرا میں بادل چھانے لگے ،ہوائیں رقص کرنے لگیں، بارش کی بوندیں ٹپکنے لگیں کہ وادی تنہائی میں اسے کوئی تو بشر ملا مگر کاتب تقدیر کا قلم چلا اور

صحرا سے بارشیں مٹ گئیں۔ فیصلے کی گھڑی ایک مرتبہ پھر آن پہنچی، عمر بھر کے حواری اور زندگی کے باب میں شامل ہوئے ایک نئے رفیق میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا۔

وہ جیلانی پارک کی مخمل جیسی گھاس پر بیٹھے بات کر رہے تھے کہ اتنے میں خاذق بولا:

"تمہیں ہمارے گھر کا ماحول پتہ ہے میرے گھر میں تمہیں اس گٹار کے ساتھ قبول نہیں کیا جائے گا۔"

نورے نے چہرے خاذق کی جانب کیا اور بولی:

"اور تم؟؟

تم قبول کر لو گے؟؟"

ایک بیچارگی کی آہ خاذق نے بھری اور بولا:

"میں نورے جہانگیر نہیں جو اپنے خون سے پروئے رشتوں سے قطع تعلقی کر لوں۔میں خاذق عباس ہوں،میرے لئے میرے خون سے سینچے رشتے بہت مقدم ہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نورے حیران تھی، آج دل کو ٹھیس پہنچی تھی۔ کہ اتنے میں دوبارہ خاذق بولا:

"فیصلہ اب کرلیناچاہئے کہ راہیں ملیں گی یاجدائی کی راقب ہوں گی۔ توبتاو نورے جہانگیر اپناانتخاب؟؟"

لمحہ لگااور فیصلہ ہوگیا، ایک آزردہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر نمودار ہوئی خاذق کی آنکھوں میں جھانکااور بولی:

"آہ خاذق! دل کے قبرستان میں اج تمہاری بھی تدفین ہوگئ۔"

وہ گنگ تھااپنی ناقدری پر لہذایونہی بیٹھارہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نورے نے اپنا گٹار اٹھایا، جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی، جاتے ہوئے مڑ کر خاذق کی جانب دیکھا اور بولی:

"تمہیں اپنے خون سے سینچے رشتے مبارک ہوں اور مجھے اپنی تاحیات کا یہ حواری۔"

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں چلی گئی۔

داستان محبت ختم ہو چکی تھی۔ دل کے کنول میں روشن ہوا چراغ ہوا کے ایک ہی جھروکے سے بجھ چکا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حال:

ابھی بھی کمرے میں اندھیرے کا بسیرا تھا۔ایک جہان کو کھو کر وہ اپنا جہان بنا چکی تھی جہاں اب کوئی عارضی جلیس نہ تھا۔

زمانوں کی اذیت کے بعد اس جہاں کو کھو کر وہی اس کا جہان تھا اور اس کی دسترس میں تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM